محدث جلیل حضرت علامہ الحافظ ابوبکر بن ابی الدنیا کی مایہ ناز تصنیف

التوکل علی اللہ عزوجل

کا اردو ترجمہ بنام

اللہ پر بھروسہ کریں

مترجم:

اظہر علی علیمی

(متعلم دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی، بستی، یوپی)

باھتمام

ڈاکٹر غلام احمد رضا صاحب

(سربراہ اعلیٰ جامعہ اہل سنت فاطمہ زہرا، ہری جوت)

ناشر:

شعبۂ نشر واشاعت

جامعہ اہل سنت فاطمہ زہرا ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی

مقام ہری جوت وبنکسہا، پوسٹ دھور ہرا، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

رابطہ نمبر: 9881955377

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب عربی	التوکل علی اللہ عزوجل
مؤلف	علامہ الحافظ ابوبکر بن ابی الدنیا
اردو ترجمہ	اللہ پر بھروسہ کریں
مترجم	مولانا اظہر علی علیمی
تصحیح ونظر ثانی	مولانا مظہر حسین علیمی، مولانا اسرار نجمی
کمپوزنگ	مولانا عبد القدوس مصباحی
صفحات:	۳۲
سن اشاعت	اپریل ۲۰۱۷ بموقع دستار عالمیت
ناشر:	جامعہ اہل سنت فاطمہ زہرا

برائے ایصال ثواب

حضرت مولانا ابرار احمد مصطفوی مرحوم ومغفور

اور مرحوم محمد عمر صاحب

وکل اُمتِ مسلمہ

امام ابن ابی الدنیا ایک نظر میں

نام ونسب:

آپ کا نام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس القرشی البغدادی ہے، لیکن آپ اپنے لقب ''ابن ابی الدنیا'' سے زیادہ مشہور ومعروف ہیں۔

ولادت: آپ ۲۰۸ھ مطابق ۸۲۳ء میں شہر بغداد میں پیدا ہوئے۔

آپ کے اساتذۂ کرام:

آپ نے بہت سے علما ومشائخ عظام سے کسبِ علم کیا، ان میں سے چند کے نام یہ ہیں، (۱) آپ کے والد ماجد احمد بن ابراہیم الموصلی، یہ خود زبردست محدِث تھے۔ (۲) احمد بن ابراہیم الدورقی (۳) احمد بن جناب (۴) علی بن جعدہ محمد بن سلام جُمحی (۵) محمد بن صباح دولابی (٦) قاسم بن سلام (۷) امام بخاری (۸) امام ابوداؤد (۹) ابو حاتم الرزای (۱۰) اسماعیل القاضی (۱۱) ابوعبیدہ بن فصیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہم و دیگر متعدد محدثین سے آپ نے احادیث روایت کیں۔

تلامذہ:

آپ سے علم حاصل کرنے والوں کی ایک طویل فہرست ہے۔ حارث بن اسامہ، ابن ماجہ، انھوں نے تفسیر میں آپ سے روایت کیا ہے، ابوبکر احمد بن سلمان النجار، احمد بن خزیمہ، ابوالعباس بن عقدہ، ابوسہل بن زیاد، ابن حاتم، ابوبکر الشافعی، ابوبشر الدولابی، ان کے علاوہ کثیر محدثین نے آپ سے احادیث روایت کیں اور شرفِ تلمذ حاصل کیا۔

فصاحت وبلاغت:

استاذ خیر الدین زرکلی آپ کی فصاحت وبلاغت کے سلسلے میں لکھتے ہیں:

''جامع اسلوب کے مالک، لوگوں کی طبع کے موافق گفتگو اور وعظ ونصیحت کرتے۔ خوف خداوندی کا ذکر کے رلا دینا اور وقت وماحول کے پیش نظر ہنسا دینا آپ کی اہم خاصیت تھی''۔

(سیر اعلام النبلاء ۴/ ۰٦۲)

علما ومشائخ کی نظر میں:

امام ابوحاتم نے کہا: بغدادی، صدوق ہیں۔

امام ابن جوزی نے کہا: ثقہ، صادق اور سیکڑوں کتب کے مصنف ہیں۔

امام ابن کثیر نے کہا: حافظِ احادیث، ہرفن میں عمدہ ونافع کتب کے مصنف اور صاحب مروت ہیں۔

امام حافظ ابنِ حجر نے کہا: صادق، حافظ احادیثِ کثیرہ وصاحب تصانیف کثیرہ۔

ابن ندیم نے کہا: پرہیزگار، عابد وزاہد، اخبار وروایات کے جاننے والے۔

قاضی اسماعیل کے پاس جب آپ کی وفات کی خبر پہنچی تو انھوں نے کہا:

''اللہ ابن ابی الدنیا پر رحم فرمائے، علم کا کثیر حصہ ان کے ساتھ اٹھ گیا''۔

علامہ ابن تغردی نے کہا: عالم، زاہد، متقی اور عبادت گزار ہیں۔ ان کی بہترین تصنیفات ہیں۔ آپ نے ایسے فنون پر کتابیں تحریر کیں کہ بعد کے بعد لوگ ان فنون میں آپ سے استفادہ کرنے والے ہیں۔ خلقِ کثیر نے ان سے احادیث روایت کی ہیں اور علما ان کی ثقاہت، سچائی اور ایمان داری پر متفق ہیں۔

تصنیفات:

آپ کی تصانیف بہت زیادہ ہیں۔ سیر اعلام النبلاء میں ابجد حروف کے لحاظ سے آپ

کی تصنیفات مذکور ہیں، جو چارسو چار ۴۰۴ سے زائد پر مشتمل ہیں، کچھ لوگوں نے اس سے بھی زائد لکھا ہے، لیکن یہ ہماری بدنصیبی ہے کہ بہت کم کتابیں مطبوعہ ہیں۔ان میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) قضاء الحوائج (۲) حسن الظن (۳) الحکم (۴) الشکر (۵) الاخلاق (٦) الاخوان (۷) الامر بالمعروف (۸) الاضحیہ (۹) اعلام النبوۃ (۱۰) انزال الحاجۃ باللہ (۱۱) العقوبات (۱۲) الخمول (۱۳) الفرج بعد الشدۃ (۱۴) من عاش بعد الموت وغیرہ۔

وفات: ۱۸۲ھ میں آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، آپ کی نماز جنازہ امام قاضی یوسف بن یعقوب نے پڑھائی اور بغداد میں شونزیہ نامی جگہ پر مدفون ہوئے اور مرجع خلائق ہیں۔

؎ ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے

نوٹ: یہ مختصر معلومات کتاب سیر اعلام النبلاء از ص: ۳۹۷ تا ۴۰۴ جلد ۱۳ اور اس کتاب کے ''ترجمۃ المصنف'' سے ماخوذ ہے۔

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد!

توکل عربی زبان کا ایک لفظ ہے جس کے معنی سپرد کرنے کے ہیں۔

امام غزالی علیہ الرحمہ نے توکل کی تعریف یہ بیان فرمائی ہے:

التوکل عبارۃ عن اعتماد القلب علی الوکیل وحدہ

توکل یہ ہے کہ دل کا اعتماد صرف اسی پر ہو جس پر توکل کا حق ہے۔

اللسان میں ہے:

اللہ پر توکل یہ ہے کہ متوکل کو معلوم ہو کہ اس کے رزق اور تمام معاملات کا کفیل صرف وہی ہے۔صرف اسی کی طرف مائل ہو، غیر کے سہارے کا محتاج نہ ہو۔(اللسان ۱۱/ ۷۳۴)

علامہ ابن رجب فرماتے ہیں:

توکل نام ہے دنیا وآخرت کی مصلحتوں کے حصول اور مضرتوں کے دفاع میں اللہ عزوجل پر صدقِ اعتماد کا۔(جامع العلوم لابن رجب ۴۰۹)

اس کی تعریف میں یہ بھی کہا گیا ہے: توکل یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو کامل طور پر اللہ کے سپرد کر دے اور اپنے نفس کو اس کے آستانے پر ڈال دے، یاد رہے کہ کلی طور پر اللہ کے سپرد کرنے کا معنی یہ نہیں ہے کہ اسباب وتدابیر کو ترک کر دیا جائے، کیوں کہ اس کی تعلیم نہ تو قرآن نے دی ہے اور نہ ہمارے آقا ومولیٰ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

توکل قرآن کی روشنی میں:

قرآن میں توکل علی اللہ کا بار بار حکم دیا گیا ہے اور متوکلین کا مقام ومرتبہ بہت ہی بلند وبالا بتایا گیا ہے۔ارشاد باری ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ (آل عمران:۱۵۹)

اس کا ذکر قرآن پاک میں متعدد مقامات پر مختلف انداز اور پیرایوں میں ہے، اللہ کریم نے اپنے تمام بندوں اور اپنے اُس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی توکل کا حکم دیا ہے جس کا نام نامی توریت میں مُتَوَکِّل ہے۔ رب نے فرمایا: تمام معاملات میں اللہ ہی پر اعتماد کرو، اس لیے کہ ایک وہی ذات ہے جو اعتماد کے لائق ہے، اس کے سوا کوئی سہارا نہیں اور وہی تمام امور کو انجام دینے والا ہے۔ توکل کے بارے میں کچھ اور آیات ملاحظہ فرمائیں:

وَعَلَى اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ (آل عمران آیت:۲۲)

ترجمہ: اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے۔

وَتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰہِ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا۔ (ابراہیم:۱۱)

ترجمہ: اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی ہے کام بنانے کو۔ (کنزالایمان)

وَ تَوَکَّلْ عَلَى الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِہٖ وَ کَفٰی بِہٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِہٖ خَبِیْرًا۔ (الفرقان:۵۸)

ترجمہ: اور بھروسہ کرو اس زندہ پر جو کبھی نہ مرے گا اور اسے سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور وہی کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں پر خبردار۔ (کنزالایمان)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ۔ (الانفال:۲)

ترجمہ: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں اور جب اُن پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں۔ (کنزالایمان)

اور متوکلین کے تمام امور اور ان کی کفایت کی ضمانت لیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَ مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ

اَمْرِہٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا (الطلاق: آیت ۳)

ترجمہ: اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بیشک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے، بے شک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے۔ (کنزالایمان)

توکل کو صحت اسلام کی دلیل قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَقَالَ مُوْسٰی یٰقَوْمِ اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰہِ فَعَلَیْہِ تَوَکَّلُوْا اِنْ کُنْتُمْ مُّسْلِمِیْنَ۔ (یونس:۸۴)

ترجمہ: اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان لائے تو اسی پر بھروسہ کرو اگر اسلام رکھتے ہو۔ (کنزالایمان)

ایتائے رزق کو توکل پر موقوف فرماتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَ مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ۔ (الطلاق: آیت ۳)

ترجمہ: اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔ (کنزالایمان)

اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ توکل یوں بیان فرماتا ہے:

اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ (التوبۃ:۴۰)

ترجمہ: جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ (کنزالایمان)

یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے یار غار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے وقت غار ثور میں آرام فرماتے تھے اور کفار غار کے دہانے پر کھڑے تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہہ

رہے تھے: اگر قریش کا کوئی ایک آدمی بھی اپنا پیر اٹھا کر دیکھے تو ہمیں دیکھ لے گا۔ یہ سن کر سید المتوکلین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! ان دونوں کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی اعتماد و بھروسہ کا نام توکل ہے۔

توکل کی اہمیت احادیث کریمہ کی روشنی میں

اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُمت مسلمہ کو توکل کی جو تعلیم دی ہے اس میں ہمیں ان خرافات کا رد بلیغ ملتا ہے جو عام لوگوں کے ذہنوں میں بھر دیا گیا ہے کہ توکل نام ہے اسباب وتدابیر اختیار نہ کرنے اور کسی کام مثلاً حصول رزق وغیرہ کے لیے جدو جہد کو ترک کر دینے کا، یعنی چپ چاپ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ رہا جائے اور یہ خوش گمانی پال لی جائے جو کچھ کرنا ہے اللہ کرے گا یا تقدیر میں جو کچھ لکھا ہوگا وہ مل کر رہے گا لیکن توکل کا یہ معنی مراد لینا سراسر اعتقاد فاسد اور زعم باطل ہے۔ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں توکل کا مفہوم یہ سمجھایا ہے کہ عندالضرورت طاقت وصلاحیت کو انسانی وسعت کی آخری حد تک بروئے کار لایا جائے، اس کے باوجود انسانی کوشش میں جو کمی یا نقص رہ جائے اسے خدائے تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے اور یقین رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت بالغہ سے خود اسے پورا فرما دے گا۔

اس کی عملی تشریح امام المتوکلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس زندگی میں نظر آتی ہے۔

ایک واقعہ مرفوعاً حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا میں اونٹنی کو باندھ دوں پھر توکل کروں یا چھوڑ کر؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے باندھ کر توکل کرو۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جگہ اسباب وتدابیر اختیار کرنے اور رزق کے حصول میں جدو جہد کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ انسان کے لیے بہترین توشہ یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھ کی کمائی کھائے اور حضرت داؤد علیہ السلام خود اپنے ہاتھ کی کمائی یعنی محنت ومشقت کر کے کھاتے تھے۔ (صحیح بخاری ۴/ ۳۰۳)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”اگر تم اللہ پر کما حقہ توکل کرتے تو وہ تم کو ایسے رزق دیتا جیسا کہ پرندوں کو دیتا ہے، جو صبح خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو شکم سیر واپس ہوتے ہیں۔

اس حدیث میں بھی اسباب ووسائل اختیار کرنے کی ترغیب ”**تغدوا خماصا وتروح بطاناً**“ سے ظاہر ہے کہ پرندہ صبح کو جب اپنے گھونسلہ سے نکلتا ہے تو اسے اپنے رب پر یقین کامل ہوتا ہے کہ میری کوششوں کے بعد اللہ عزوجل جو سب کا رازق ہے مجھے ضرور رزق عطا فرمائے گا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔“ پوچھا گیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ”جو آگ سے نہیں دغواتے، جھاڑ پھونک نہیں کرواتے، بدفالی نہیں لیتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

(احمد ۴/ مسلم، ص: ۳۲۱)

صاحب مشکوٰۃ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توکل علی اللہ پر ایک حدیث بروایت حضرت جابر ذکر کیا ہے جس سے ہمیں انتہائی درجہ کا درس توکل ملتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نجد کی طرف غزوۂ ذات الرقاع سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ ایک وادی میں دوپہر کے وقت قیلولہ کے لیے اترے، جس کو جہاں جگہ ملی آرام کرنے لگے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایک ببول کے درخت کے نیچے آرام فرما ہوئے اور اپنی تلوار اس درخت پر لٹکا دی، جب سب لوگ سو گئے تو بے خبری میں موقع کو غنیمت جان کر ایک مشرک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا اور درخت سے تلوار اٹھا کر آپ کے پاس کھڑا ہو گیا، اتنے میں آپ کی آنکھ کھل گئی، اس کافر نے بڑے تکبر سے کہا، اے محمد! آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟“ آپ نے بڑے اطمینان سے جواب دیا

”میرا اللہ“ اتنا کہتے ہی تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلوار اٹھا کر فرمایا: اب تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ اس نے کہا کوئی نہیں، آپ کریم ابن کریم ہیں مجھے معاف فرمادیں، آپ نے اسے معاف کر دیا اور اس کی جان بخش دی۔ (مشکوٰۃ ص: ۴۵۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے ستر ہزار افراد بے حساب جنت میں جائیں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص: ۴۵۳)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو توکل علی اللہ کی جو تعلیم دی، وہی توکل کی روح اور شان ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہا تھا آپ نے فرمایا: ”تم اللہ کے حقوق کی حفاظت کرو اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا“ (یعنی دنیا و آخرت کی تکلیف سے بچائے گا) تم اللہ کے حقوق کی حفاظت کرو گے تو تم اللہ کو سامنے پاؤ گے، جب سوال کرو تو صرف اللہ سے سوال کرو، جب مدد چاہو تو صرف اسی سے مدد مانگو اور سنو! اگر پوری امت تم کو فائدہ پہنچانے پر آمادہ ہو جائے تب بھی اتنا ہی فائدہ اور نفع پہنچا سکتی ہے جتنا اللہ نے تمہارے لیے مقدر کر رکھا ہے اور اگر تمام لوگ تمھیں نقصان پہنچانے پر آمادہ ہو جائیں، تب بھی اتنا ہی پہنچا سکتے ہیں، جتنا اللہ نے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے، قضا اور قدر کا فیصلہ ہو چکا ہے، اس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

علاوہ ازیں توکل کے حوالے سے احادیث طیبات، اقوال و آثار اور بزرگان دین کے واقعات ہمیں کتابوں میں مل سکتے ہیں، لیکن ”وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ“ ترجمہ: جو اللہ عزوجل پر توکل کرے وہ اسے کافی ہوگا۔ (الطلاق: ۳)

یہ توکل علی اللہ کی ایسی بہترین مثال ہے جس کی نظیر کہیں اور کسی تاریخ میں نہیں مل سکتی کہ یہ ایسا عمل ہے جو تمام مصائب و آلام سے نجات عطا فرمانے والا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ عزوجل ہمیں توکل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

کچھ اس ترجمے کے بارے میں:

میرے پیش نظر امام ابن ابی الدنیا کی ”التوکل علی اللہ عزوجل“ کا وہ نسخہ ہے جس کی تحقیق و تعلیق شیخ جاسم الفہید الدوسری نے کی ہے۔ یہ کتاب ”دارالبشائر الاسلامیہ“ بیروت لبنان سے ۱۹۸۷ میں شائع ہوئی تھی۔ یہ کتاب مجھے برادر کبیر مولانا مظہر حسین علیمی اور مولانا بشارت علی صدیقی حیدرآبادی (مقیم حال جدہ) کے توسط سے موصول ہوئی۔

میں نے پوری کتاب کا ترجمہ کرنے کی بجائے اصلِ کتاب کا ترجمہ کیا ہے، مقدمۃ التحقیق کا ترجمہ بالقصد نہیں کیا ہے، ہاں! میں نے اپنی تقدیم اور مصنف کے تعارف میں شیخ جاسم الفہید کی تحریر سے استفادہ ضرور کیا ہے۔ ساتھ ہی احادیث کے حوالہ جات میں انھی کی تخریج پر اعتماد کیا ہے اور اختصار کے پیش نظر ترجمے میں آخری راوی کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے اُن محسنین کا ذکر خیر نہ کروں جن کے علمی و مالی تعاون سے یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں پہنچ سکی۔ میں شکر گزار ہوں اپنے تمام اساتذہ کرام کا جن کی تعلیم و تربیت نے مجھے اس لائق بنایا، بالخصوص ادیب شہیر حضرت علامہ فروغ احمد اعظمی مصباحی کا جنھوں نے کتاب پر نظر ثانی فرما کر اپنے زریں خیالات و تاثرات سے نوازا اور اسے اعتبار بخشا۔ میرے شکریہ کے مستحق ہیں برادر کبیر حضرت مولانا مظہر حسین علیمی (نائب مدیر ماہنامہ سنی دعوت اسلامی، ممبئی) جو میری رہنمائی اور حوصلہ افزائی کا فریضہ بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح مولانا محمد اسرار نجمی کا بے حد ممنون ہوں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر اس کتاب پر نظر ثانی فرمائی۔ اللہ کریم جزائے خیر عطا فرمائے مخیر قوم و ملت ڈاکٹر غلام احمد رضا صاحب (سربراہ اعلی جامعہ فاطمہ زہرا ہری جوت) کو جن کی ذاتی دلچسپی اور مالی تعاون سے یہ کتاب منظر عام پر آ رہی ہے۔

اخیر میں اہل علم سے گزارش ہے کہ اس ترجمے میں کوئی کمی محسوس کریں تو ضرور اطلاع فرمائیں تا کہ اصلاح کی جا سکے۔

طالب دعا: اظہر علی علیمی

آغاز کتاب

حدیث: (۱) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "اگر تم اللہ پر کما حقہ توکل کرو تو وہ تمھیں اس پرندے کے مثل رزق عطا کرے گا جو صبح خالی پیٹ جاتا ہے اور شام کو شکم سیر ہو کر واپس ہوتا ہے"۔ (المسند لاحمد بن حنبل: 30 / 1، الزھد: 18، الترمذی: رقم الحدیث: 2344)

حدیث: (۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: "اے اللہ! میں نے تیرے لیے اپنا سر تسلیم خم کیا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر توکل اور بھروسہ کیا، تیری بارگاہ عالی میں رجوع کیا، تجھ سے تیری رضا کی خاطر مخاصمہ کیا، تیری عزت وجلال کی پناہ لی، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ایسا حی ہے کہ تیرے لیے بقا ہے جب کہ تمام جن وانس فنا ہو جائیں گے"۔ (احمد: 302 / 1، المسلم: 4 / 2086)

حدیث: (۳) امام اوزاعی علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: "اے اللہ! میں تجھ سے تیرے محبوب و پسندیدہ اعمال، تجھ پر سچا بھروسہ اور تجھ سے حسن ظن کی توفیق مانگتا ہوں"۔ (التاریخ الکبیر: 252 / 1)

حدیث: (۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے: "اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جنھوں نے تجھ پر توکل کیا اور تو ان کا کارساز رہا، تجھ سے ہدایت طلب کی تو تو نے ہدایت عطا فرمائی، بھروسہ اور مدد کے طالب ہوئے تو تو نے ان کی امداد فرمائی"۔ (اللسان: 87 / 386 / 2)

حدیث: (۵) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: "توکل علی اللہ ایمان کا جامع ہے"۔ (الحلیۃ لابی نعیم: 274 / 4 شعب الایمان: ق 230 / 1)

حدیث: (۶) حضرت ابن قسیم سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں ابن شبرمہ

کے پاس آیا تھا کہ ایک شخص نے کہا: کیا میں تمھیں ایک ایسی حدیث نہ سناؤں جو میرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہنچی ہے، ابن شبرمہ نے کہا: بیان کریں، آپ نے بہت کم ہی حدیث حسن بیان کی ہے، انھوں نے کہا: چار چیزیں ایسی ہیں جنھیں اللہ صرف اپنے محبوب بندوں کو عطا فرماتا ہے، ابن شبرمہ نے کہا: وہ کیا ہیں؟ انھوں نے کہا: (۱) خاموشی یہ اول العبادات ہے، (۲) اللہ عز وجل پر توکل کرنا، (۳) تواضع وانکساری سے پیش آنا، (۴) اور دنیا سے بے رغبتی ظاہر کرنا۔

(الکبیر للطبرانی: 229 / 1، المجروحین لابن حبان: 196 / 2)

حدیث: (۷) حضرت عمرو بن حسان سے روایت ہے اور اسی روایت کو موسیٰ نے محاربی سے سنا، انھوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "اے لوگو! اللہ عز وجل پر توکل کرو، اس پر بھروسہ کرو، کیوں کہ وہ اپنے ماسوا سے تمھارے لیے کافی ہے"۔

(الجرح والتعدیل: 105 / 6)

حدیث: (۸) حضرت یحییٰ بن کثیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: "اے میرے بیٹے! دنیا ایک گہرا سمندر ہے جس میں بہت سے لوگ غرق ہو چکے ہیں، اگر تم چاہتے ہو کہ تمھاری کشتی اس میں سلامت رہے تو اللہ عز وجل پر ایمان لاؤ، اسے بندگئ خدا کے عمل سے ستھرا کر لو اور اس کی بادبانی توکل علی اللہ پر رکھو یقیناً تم کامیاب ہو جاؤ گے"۔ (التہذیب: 369 / 6)

حدیث: (۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ لوگوں میں قوی تر ہو تو چاہیے کہ اللہ عز وجل پر توکل کرے۔ (التہذیب: 7 / 306 / 6 الحاکم: 270 / 4)

حدیث: (۱۰) حضرت معاویہ بن قرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن کے کچھ افراد سے ملے اور پوچھا: تم کون لوگ ہو؟ انھوں نے جوابا کہا: "ہم متوکلین ہیں"۔ آپ نے فرمایا: "بلکہ تم انحصار کرنے والے ہو (لوگوں کے ساز وسامان پر) یقینا

متوکل تو وہ ہے جو زمین پر دانہ ڈال کر اللہ عزوجل پر توکل کرتا ہے"۔(الجرح و التعدیل:6/386)

حدیث:(۱۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں اونٹنی کو باندھ دوں اور توکل کروں یا چھوڑ کر؟ آپ نے فرمایا:"اسے باندھ کر توکل کرو"۔(الجامع للترمذی: رقم الحدیث 2517، الحلیۃ لابی نعیم:8/390)

حدیث:(۱۲) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن سلام اور سلمان کی ملاقات ہوئی تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا:"اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرجاؤ تو مجھ سے ملاقات کرکے خبر دینا کہ تم اپنے رب سے کس حال میں ملے اور اگر میں پہلے مرجاؤں تو میں خبر دوں گا، تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: کیا مردے، زندوں سے ملتے ہیں؟ جواب دیا: ہاں، جنت میں ان کی ارواح جہاں کا ارادہ کرتی ہیں پہنچ جاتی ہیں۔ کہتے ہیں: ان میں ایک کی وفات ہوئی تو وہ اس سے خواب میں ملا اور کہا:"توکل کر اور خوش رہ کہ میں نے متوکل کے مثل کبھی نہیں دیکھا"۔

حدیث:(۱۳) حضرت خلید عصری کی اہلیہ نے روایت کی ہے کہ میں نے خلید کو کہتے ہوئے سنا: کوئی بندہ جسے حاجت پیش آئے پھر وہ اللہ عزوجل پر توکل کرتے ہوئے قرض لے اور اسے اپنے اہل وعیال پر بغیر اسراف کے خرچ کرے، پھر قرض ادا کیے بغیر اسے موت آجائے تو اللہ تعالیٰ اپنے ملائکہ سے فرماتا ہے:"میرے اس بندے کو ایک حاجت پیش آئی اور اس نے مجھ پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے قرض لی پھر اپنے اہل پر بغیر اسراف کے خرچ کیا۔ میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کا دَین ادا کردیا اور میں نے اس کو اس کے حق سے راضی کرلیا"۔(زوائد الزواھد:37/336، المیزان للذھبی:393/4)

حدیث:(۱۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا:"عزت اور

□

مال داری طلبِ توکل میں سرگرداں رہتے ہیں۔ جب یہ دونوں اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں تو اقامت اختیار کرلیتے ہیں"۔(الحلیۃ لابی نعیم:6/305/6)

حدیث:(۱۵) فیض بن اسحاق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے فضیل ابن عیاض سے کہا: کیا تم مجھے توکل کے بارے میں بتا سکتے ہو؟ تو انھوں نے کہا: آہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم اس پر توکل کرو جب کہ تمھیں دو امروں کا اختیار ہوتا ہے کہ تم اس کے فیصلے کو پسند کرو یا ناپسند، تمھارا کیا حال ہوگا جب تم گھر میں داخل ہوکر اپنی زوجہ کو اندھی، دختر کو اپاہج اور تم خود فالج سے شکار ہوجاؤ تم اس وقت اس کے فیصلے سے کیسے راضی ہوگے؟ میں نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ میں صبر نہ کرسکوں گا، انھوں نے کہا: تم کیسے صبر نہ کرسکو گے، جب کہ تمھارے پاس ایک ہی راستہ ہے کہ تم عافیت ومصیبت میں اس کی رضا پر راضی رہو، اس پر بے صبری کا مظاہرہ نہ کرو جو تم سے روک دیا گیا اور اس پر خوش رہو جو تمھیں عطا کیا جائے۔ انھوں نے کہا: پھر ایک شخص کا ذکر کیا (اللہ اسے بلندی عطا فرمائے) اس نے کہا: بے شک میں سجدے میں یہ کہنا پسند کرتا ہوں: اے اللہ! میں نے تجھ پر توکل کیا۔(تاریخ بغداد للخطیب:31/432/7)

حدیث:(۱۶) حضرت عون بن عبداللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آزمائش کے دور میں مصر کے ایک باغ میں رنجیدہ خاطر بیٹھا تھا، اس کے ہاتھ میں ایک چیز تھی جس سے وہ زمین کو کرید رہا تھا، اچانک اس نے سر اٹھایا تو اس کے سامنے پھاوڑا والا موجود تھا۔ اس نے کہا: اے شخص! تجھے کیا ہوا کہ رنجیدہ ہے؟ (راوی کہتے ہیں گویا اسے حقیر سمجھتے ہوئے اس نے کہا تھا) اس نے جواب دیا: کچھ نہیں، پھاوڑا والے نے کہا: کیا دنیا کے لیے رنجیدہ ہے؟ بے شک دنیا تو موجود برتنے کی چیز ہے جس سے نیک و بد کھاتے ہیں اور آخرت ایک وقت صادق ہے جہاں ایسے بادشاہ کا فیصلہ نافذ ہوگا جو حق و باطل کے درمیان امتیاز کرنے والا ہے، یہاں تک کہ اس کے لیے کچھ جوڑ کا ذکر کیا جیسے گوشت کے جوڑ۔ جس نے ذرا بھی خطا کی حق سے خطا کی، یہ بات سن کر اچھی لگی، اس نے کہا: پھر مسلمان

اس میں کیوں مبتلا ہیں؟ انھوں نے کہا: اللہ مسلمانوں کی بھلائی کی فکر کی وجہ سے تمہیں نجات عطا فرمائے گا، اس شخص کے بارے میں پوچھو جس نے اللہ سے سوال کیا تو نہیں ملا، اس کی بارگاہ میں دعا کی تو قبول نہیں ہوئی، اس پر توکل کیا تو اس کے لیے کافی نہ ہوا، اس پر بھروسہ کیا تو نجات نہ پایا۔ تو اس نے کہا: میں نے دعا کو غنیمت سمجھا۔ اے اللہ! میری حفاظت فرما اور مجھ سے دوسروں کی حفاظت فرما۔ پھر فتنہ اس کے لیے ظاہر ہو گیا اور اس کی وجہ سے کوئی دوسرا فتنہ میں مبتلا نہیں ہوا۔ (الحلیۃ لابی نعیم: 4/244)

حدیث: (۱۷) حضرت عباد بن منصور سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے توکل کے بارے میں سوال ہوا تو انھوں نے کہا: توکل، اللہ رب العزت کی رضا سے راضی رہنے کا نام ہے۔ (التہذیب: ۵/ ۱۰۳۔۱۰۵۔)

حدیث: (۱۸) حضرت عبد الجلیل سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک بندے کا توکل یہ ہے کہ وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھے۔ (المیزان للذہبی: ۲/ ۵۳۵۔)

حدیث: (۱۹) حضرت مغیرہ بن عباد سے روایت ہے کہ ایک راہب سے متوکل کے بارے میں پوچھا گیا، اُس راہب نے جواب دیا: ”متوکل وہ ہے جو ہر محبوب و مکروہ شی پر اللہ عز و جل کے فیصلہ سے راضی رہے“۔

حدیث: (۲۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ پڑھے:

”بِسۡمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“

”اللہ کے نام سے شروع، میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا، اس کے سوا کوئی اور طاقت وقوت والا نہیں“ تو اس سے اس وقت کہا جائے گا: تیرے لیے اللہ کافی ہے اور تو شیطان کے مکرو فریب سے دور رکھا گیا۔ (ابوداؤد: ۵۰۹۵، ترمذی: ۳۴۲۶۔)

حدیث: (۲۱) حضرت عبداللہ بن ضمرہ سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب انسان گھر سے نکلتے وقت کہہ لے:

”بِسۡمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“

تو فرشتہ کہتا ہے: تجھے ہدایت دی گئی، تیری حفاظت کی گئی اور تجھے دشمن (شیطان) کے شر سے محفوظ رکھا گیا۔ حضرت کعب نے فرمایا کہ پھر شیاطین آ کر کہتے ہیں: ایسے بندے سے کس چیز کی خواہش رکھتے ہو جسے ہدایت دی گئی اور محفوظ و مامون رکھا گیا۔

(الحلیۃ لابی نعیم: ۵/ ۳۸۹، مصنف عبدالرزاق: ۳۱۔)

حدیث: (۲۲) حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: انسان کو مسجد سے نکلنے کے وقت یہ کہنا چاہیے: ”بِسۡمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ شَرِّ مَا خَرَجۡتُ اِلَيۡهِ“

”اللہ کے نام سے شروع کیا، اس پر توکل کیا، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ان برائیوں سے جن کی طرف میں نکلا“۔

حدیث: (۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حجرۂ اقدس سے یہ پڑھتے ہوئے نکلتے:

بِسۡمِ اللّٰهِ، وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَلتُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ“

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے شروع، اس کے سوا کسی کو طاقت وقوت نہیں اور اسی پر بھروسہ ہے“۔

حدیث: (۲۴) حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

اِنَّهٗ لَيۡسَ لَهٗ سُلۡطٰنٌ عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ ۔ (النحل: ۹۹)

ترجمہ: بے شک شیطان کا ان پر کوئی قابو نہیں جو ایمان لائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ شیطان کا ان پر کوئی قابو نہیں کہ ایسے گناہ پر آمادہ کرے

جس کی بخشش ومعافی نہ ہو۔(ابن جریر: ۱۴/ ۱۱۷،الحلیۃ لابی نعیم: ۷/ ۷۶۔)

حدیث: (۲۵) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوں گے جو آگ سے نہیں دغواتے، جھاڑ پھوک نہیں کرواتے، بدفالی نہیں کرتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ دعا فرمادیں کہ اللہ عزوجل مجھے ان میں سے کردے، تو آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے ان میں سے کردے، ایک دوسرے صحابی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میرے لیے بھی ان میں سے ہونے کی دعا فرمادیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: عکاشہ اس معاملے میں تم پر سبقت لے گئے۔(مسندِ احمد: ۴/ ۳۴۶۔)

حدیث: (۲۶) حضرت صالح بن شعیب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ اللہ عزوجل نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پر وحی کی کہ اپنے دل سے سستی اور کمزوری نکال دو، اپنے لیے آخرت کا ذخیرہ کرلو، نوافل کے ذریعہ مجھ سے قرب حاصل کرلو، میں تم قریب کرلوں گا۔ مجھ پر توکل کرو تمھارے لیے کفایت کروں گا، میرے سوا کسی کو والی مقرر نہ کرو کہ میں تمھیں پناہ دوں گا۔

(شعب الایمان: ۱/ ق ۲۲۹۔)

حدیث: (۲۷) احمد بن ابی حواری کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلمان وارثی کو کہتے ہوئے سنا کہ جب بندہ غایتِ زہد کو پہنچ جائے تو زُہد اسے توکل کی طرف پھیر لے جاتا ہے۔(الحلیۃ لابی نعیم: ۹/ ۲۵۵، ۲۵۶ بطریق ابن ماجہ)

حدیث: (۲۸) حضرت عبداللہ بن کریز کہتے ہیں کہ ایک افریقی عامل نے موذی جانور اور بچھوؤں کی شکایت کے سلسلے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھا، آپ نے جواب میں لکھا: تم میں سے ہر ایک پر صبح وشام یہ کہنا لازم ہے: وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ، ترجمہ: ہم صرف اللہ پر توکل کرنے والے ہیں۔(الابراہیم: ۱۲) حضرت زرعہ نے کہا

کہ یہ آیت تکلیف دہ چیزوں سے روک دیتی ہے۔(الجرح والتعدیل: ۳/ ۶۰۶۔)

حدیث: (۲۹) ابن شُوذب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالا گیا تو آپ نے کہا: اللہ میرے لیے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے، پانی کا رنگ اور مزہ متغیر تھا وہ صاف ہوگیا، پانی کھارا تھا میٹھا ہوگیا۔

(التہذیب: ۱/ ۴، ۵۔)

حدیث: (۳۰) محمد بن یحیٰ بن حاتم نے عبداللہ بن داؤد سے توکل کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: میرا گمان یہ ہے کہ توکل حسنِ ظن کا نام ہے۔

(شعب الایمان: ۱/ ق ۲۲۴۔)

حدیث: (۳۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرود میں ڈالا گیا تو آپ نے کہا: اللہ ہمارے لیے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اسی کے مثل فرمایا۔

(بخاری: ۸/ ۲۲۹، حاکم: ۲/ ۲۹۸۔)

حدیث: (۳۲) بہیم عجلی کوفہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ میں اپنے باغ میں تھا کہ اچانک میرے سامنے ایک سیاہ رنگ والے شخص کا چہرہ نمودار ہوا، تو میں اس سے ڈر گیا اور کہا: اللہ میرے لیے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے، تو وہ زمین میں دھنس گیا اور میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا اور میں نے اپنے پیچھے سے کسی شخص کی آواز سنی جو اس آیت کو پڑھ رہا تھا: وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمۡرِهٖ ترجمہ: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے۔(طلاق: ۳)
جب میں اس آواز کی طرف متوجہ ہوا تو مجھے کچھ نظر نہ آیا۔(اللسان: ۲/ ۶۸۔)

حدیث: (۳۳) حضرت وہیب بن ورد سے روایت ہے کہ دو آدمیوں کی کشتی سمندر میں توڑ دی گئی تو وہ زمین پر جلدی چل کر ایک ایسے گھر کی طرف آئے جو لکڑی کا بنا ہوا تھا جس

میں وہ دونوں رہتے تھے۔ایک رات کی بات ہے ان دونوں میں سے ایک سو رہا تھا اور دوسرا بیدار تھا کہ دو عورتیں آ کر دروازے پر کھڑی ہوگئیں، ان میں قبیح ہیئت کی ایک ایسی چیز تھی جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا تو ان میں ایک نے دوسرے سے کہا: اندر داخل ہوجا، اس نے کہا: تیرے لیے خرابی ہو میں ایسا نہیں کرسکتی، اس نے کہا: تیرے لیے خرابی ہو کیوں نہیں کرسکتی؟ کیا تو نہیں دیکھتی کہ دروازے پر کیا ہے؟ تو اچانک اُس نے دیکھا کہ گھر میں ایک تختی ہے جس پر لکھا ہے: اللہ میرے لیے کافی ہے میرا کارساز ہے، اللہ نے اس کی سنی جس نے اس سے دعا کی، اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں۔(الحلیۃ لابی نعیم:۱۸/ ۱۵۷۔)

حدیث:(۳۴) حضرت عوف کہتے ہیں کہ طلق بن حبیب فرماتے تھے: اے اللہ! تجھ سے عالموں کا خوف، خائفین کا علم، یقین کرنے والوں کا توکل، متوکلین کا یقین، عاجزی و انکساری کرنے والوں کی توبہ، توبہ کرنے والوں کی عاجزی، شاکرین کا شکر، صابرین کا صبر اور ان زندوں سے ملنے کا طلب گار ہوں جو تیرے پاس روزی دیے جاتے ہیں۔

(تاریخ بغداد:۴/ ۵۲، الحلیۃ لابی نعیم:۳/ ۶۳، ۶۴۔)

حدیث:(۳۵) حضرت ابو معبد نے حدیث بیان کی جو بحرین کے رہنے والے ہیں، انھوں نے کہا کہ بحرین میں میرے پاس ایک دن ایک عابد تھا اس نے کہا: تمھارے لیے اس پر اتنا توکل کرنا کافی ہے وہ تمھارے دل کے حسنِ توکل کو جانتا ہے، تو بہت سے اللہ کے بندے ہیں جنھوں نے اپنے معاملے کو اس کے سپرد کردیا تو وہ ان کے لیے کافی رہا ان تمام غموں سے جو انھیں پیش آئیں پھر یہ آیت تلاوت کی: وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ : ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔(طلاق:۳،۲۔)

حدیث:(۳۶) حضرت ابو قدامہ رملی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے یہ آیتِ کریمہ پڑھی:" وَ تَوَکَّلۡ عَلَی الۡحَیِّ الَّذِیۡ لَا یَمُوۡتُ وَ سَبِّحۡ بِحَمۡدِہٖ ؕ وَ کَفٰی بِہٖ بِذُنُوۡبِ عِبَادِہٖ

□

خَبِیۡرًا "(الفرقان:۵۸)

ترجمہ: اس زندہ پر توکل کر جو کبھی نہیں مرے گا اسے سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو تسبیح بیان کرو اور وہی کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں پر خبردار"۔

پھر سلیمان خواص میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابو قدامہ! یہ آیت پڑھنے کے بعد کسی بندے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کسی بھی معاملہ میں اللہ کے سوا کسی اور کی طرف متوجہ ہو، ملاحظہ کرو، اللہ نے فرمایا:"اس حی پر توکل کرو جو کبھی نہ مرے گا" تو اللہ نے تجھے بتایا کہ وہ کبھی نہیں فوت ہوگا اور اس کی تمام مخلوق فنا ہوجائے گی، پھر تجھے اپنی عبادت کا حکم دیا اور فرمایا: حمد کے ذریعہ اس کی تسبیح بیان کر بعدہ تجھے اس بات کی خبر دی کہ وہ خبیر و بصیر ہے۔ پھر سلیمان خواص نے کہا: اے ابو قدامہ! اگر بندہ اللہ کے ساتھ حسن توکل اختیار کرے، اس کی اطاعت صدق نیت کے ساتھ کرے تو بادشاہ و سلاطین اس کے محتاج ہوں گے اور یہ شخص محتاج کیسے ہوسکتا ہے جس کی پناہ گاہ اور ٹھکانہ وہ ذات ہے جو بے نیاز اور تمام خوبیوں کا سراہا ہے۔

(المیزان للذہبی:۴/ ۵۶۴۔)

حدیث:(۳۷) حضرت محمد بن حماد بن مبارک نے فرمایا کہ ایک شخص نے معروف سے کہا: مجھے وصیت کیجیے، انھوں نے کہا: اللہ پر توکل کر یہاں تک کہ وہ تیرا ہم نشین، تیرا یار و مددگار اور تیری شکایتوں کا مرکز عدالت بن جائے اور موت کو کثرت سے یاد کر یہاں تک کہ اس کے علاوہ تیرا کوئی ہم نشین نہ ہو، اور جان لو کہ شفا اس مصیبت کے چھپانے میں ہے جس میں تم مبتلا ہو۔اور یقینا لوگ تجھے نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ ضرر، نہ تجھے عطا کرسکتے ہیں اور نہ ہی تجھ سے کسی چیز کو روک سکتے ہیں۔(التہذیب:۹/ ۱۲۴، ۱۲۶، الحلیۃ لابی نعیم:۸/ ۳۶۰۔)

حدیث:(۳۸) حضرت ابو عالیہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: کچھ صحابہ کرام میرے پاس اکٹھا ہوئے اور انھوں نے کہا: اے ابو عالیہ! کوئی ایسا کام نہ کرو جس میں اللہ کے علاوہ کا ارادہ کرو کیوں کہ اللہ پاک تمھیں تمھاری نیت و ارادہ کے مطابق ثواب دے گا۔حضرت

ابو عالیہ کہتے ہیں کہ اصحاب محمد ﷺ جمع ہوئے اور کہا: اے ابو عالیہ! اللہ کے سوا کسی پر توکل نہ کرو کہ اللہ تمھیں اس کے سپرد کر دے گا جس پر تم توکل کرتے ہو۔

(المراسیل لابن ابی حاتم:۱۸۱۔)

حدیث:(۳۹) حضرت حصین بیان کرتے ہیں کہ ہم چند لوگ حضرت سعید بن جبیر کے ساتھ ایک صبح بیٹھے ہوئے تھے تو انھوں نے ہم سے کہا: گذشتہ شب جو ستارہ ٹوٹا تھا تم میں سے اسے کس نے دیکھا ہے؟ حصین نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے۔ پھر میرے دل میں اس کا ادراک ہوا اور میں نے کہا کہ گذشتہ رات میرا بیدار رہنا نماز کے لیے نہیں تھا بلکہ مجھے ایک بچھو نے ڈنک مار دیا تھا اس لیے بیدار تھا، حضرت سعید بن جبیر نے کہا: پھر آپ نے کیا کیا؟ انھوں نے کہا کہ میں نے جھاڑ پھونک کی، انھوں نے پوچھا کہ کس چیز نے آپ کو اس پر ابھارا تھا؟ میں نے کہا وہ حدیث جسے امام شعبی نے روایت کی ہے، انھوں نے پوچھا امام شعبی نے کون سی حدیث بیان کی؟ میں نے کہا: شعبی نے بریدہ بن حصیب اسلمی سے روایت کر کے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جھاڑ پھونک صرف بدنظری یا زہر کی وجہ سے ہے، پھر سعید بن جبیر نے کہا: بے شک اس نے بہت اچھا کیا جس نے سنی ہوئی حدیث مجھ تک پہنچائی۔ پھر کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر امتیں پیش کی گئیں (دکھلائی گئیں) تو میں نے دیکھا ایک نبی ہیں ان کے ساتھ دو یا تین آدمی ہیں، ایک اور نبی ہیں ان کے ساتھ صرف ایک دو آدمی ہیں، ایک اور نبی ہیں ان کے ساتھ کوئی نہیں، اتنے میں اچانک ایک بڑا گروہ میرے سامنے ظاہر ہو گیا میں نے گمان کیا کہ یہ میری امت ہے لیکن مجھے بتلایا گیا کہ یہ موسیٰ اور ان کی قوم (بنی اسرائیل) ہے۔ پھر ایک اور بڑا گروہ میرے سامنے حاضر ہوا جس سے آسمان کا کنارہ بند ہو گیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ یہ تیری امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار ایسے افراد ہیں جو جنت میں بغیر حساب وعذاب کے داخل ہوں گے۔ آپ ﷺ (یہ بیان کرنے کے بعد مجلس سے) اٹھے اور اپنے گھر تشریف لے گئے۔ پس ہم صحابہ

نے ان لوگوں کے بارے میں بحث شروع کر دی جو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے، ہم لوگ کہنے لگے کہ وہ کون لوگ ہیں جو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل ہوں گے، کیا وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں؟ یا وہ لوگ ہیں جو مسلمان پیدا ہوئے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا، ابھی یہ لوگ اپنے گمان کے مطابق باتیں کر رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ مجلس میں تشریف لائے اور پوچھا تم لوگ کسی بارے میں بحث کر رہے ہو؟ صحابہ نے آپ کو اطلاع دی ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کرواتے، آگ سے نہیں دغواتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں، پس عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں ان لوگوں میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں تم انھیں میں سے ہو! ایک دوسرے مہاجر کھڑے ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں بھی ان سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: عکاشہ اس معاملہ میں تم پر سبقت لے گئے۔

(احمد:۱/۲۷۱، بخاری:۱۱/۴۰۵،۴۰۶۔)

حدیث:(۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اہل جنت حجروں میں ایک دوسروے کو دیکھیں گے جیسے تم ستارہ شرقی وغربی درجات کی بلندیوں میں چڑھنے والے افق پر ایک دوسرے کو دیکھتے ہو، صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا وہ انبیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ (اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے) یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور گذشتہ رسولوں کی تصدیق کیے۔ (احمد:۲/۳۳۵،۳۳۹،ترمذی:۲۵۵۶۔)

حدیث:(۴۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بدشگونی شرک کی ایک قسم ہے مگر اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ذریعہ ختم کر دیتا ہے۔ (الطیالسی:۳۵۶،احمد:۱/۴۳۸۔)

حدیث:(۴۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے

فرمایا: بدفالی شرک ہے، آپ نے یہ کلمات تین بار ارشاد فرمائے: اور بدفالی لینے والا ہم میں سے نہیں ہے لیکن اللہ عزوجل اسے توکل کے سبب ختم فرما دیتا ہے۔

(احمد: ۱/ ۳۸۹، ۴۴۰، بخاری، الادب المفرد: ۹۰۹، ابوداؤد: ۳۹۱۰۔)

حدیث: (۴۳) عقار بن مغیرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے جھاڑ پھونک کیا یا کروایا، یا آگ سے دغوایا تو وہ توکل سے بری ہوگیا۔ (احمد: ۴/ ۲۹۴، ابن ماجہ: ۳۴۸۹ بطریق لیث۔)

حدیث: (۴۴) محمد بن صالح تمیمی بیان کرتے ہیں کہ ایک صاحب علم تھے جب وہ یہ آیت کریمہ تلاوت کرتے: "ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ" "جو اللہ عزوجل پر بھروسہ کرے تو وہ اس کے لیے کافی ہے" (الطلاق پ 28)۔ تو وہ کہتے: اے اللہ! میں نے تیری کتاب میں پڑھا کہ تو اپنے بندوں کو اپنی کفایت پر برانگیختہ کرتا ہے اور ان پر توکل کی شرط رکھتا ہے، اے اللہ! تیرا یہ بندہ اس ندا کے راستہ میں ایک ایسی راہ پاتا ہے جس کی نشانی مٹ چکی ہے اس کا ذکر اور دلیل محو ہو چکی ہے۔ میں اپنے اور تیرے بیچ ایسے شبہات پاتا ہوں جو مجھے تجھ سے روکتی ہیں اور کچھ ایسے موانع جو تیری بارگاہ میں آنے سے منع کرتی ہیں، بے شک مجھے معلوم ہے کہ جو بندہ بھی تیری طرف (تجھے پانے کے لیے) کوچ کرتا ہے تجھے پالیتا ہے، کیوں کہ تو اپنی مخلوق سے پردہ نہیں فرماتا بلکہ ان کی آرزؤں نے انھیں تیرے سامنے پردہ میں ڈال رکھا ہے اور مجھے معلوم ہے تیری طرف کوچ کا بہترین توشہ صبر ہے جو تیری طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اے اللہ! میں نے تجھے عزم مصمم سے پکارا، تیری حجتوں نے مجھے وہ سمجھا دیا جو تیری آیتوں سے ظاہر ہے اور ہرگز میں تیرے علاوہ کا قصد نہیں کروں گا، تجھی سے امید کروں گا، تجھ سے مضطرب نہ ہوں گا اور تجھی سے طلب کروں گا۔ اے اللہ! میری مدد فرما ایسی چیز سے جس سے میرے دل سے دنیا کی حاجت نکل جائے اور دنیاوی خواہشات کی جگہوں میں گرنے سے مجھے بچالے، تسلی اور عیش کے جام سے مجھے سیراب فرما، یہاں تک کہ مجھے اپنی عظیم عبادت کے لیے خاص کرلے

اور مجھے ان اولیا کی میراث عطا کر جن کے لیے تو نے نور کی جگہوں کا ذکر فرمایا اور انھیں ابھارا یہاں تک کہ وہ تیری بارگاہ میں پہنچ گئے۔ آمین یارب العالمین۔

(الحلیۃ لابی نعیم: ۱۰/ ۱۴۳۔)

حدیث: (۴۵) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے گھر سے سفر کے ارادے سے نکلے تو یہ کہے:

"بسم اللہ، آمنت باللہ، و اعصمت باللہ، توکلت علی اللہ، لا حول و لا قوۃ الا باللہ"

اللہ کے نام سے شروع، میں اللہ عزوجل پر ایمان لایا، اس کی پناہ لی، اس پر توکل کیا اس کے سوا کسی کو طاقت وقوت نہیں، تو اسے بہتر جگہ سے رزق دیا جائے گا اور اسے رزق کی برائی (حرام رزق) سے روک دیا جائے گا۔ (احمد: ۱/ ۶۵، ۶۶، تاریخ بغداد: ۹/ ۱۴۵، ۱۴۶۔)

حدیث: (۴۶) حضرت عبداللہ نے کہا کہ ایک حکیم سے مجھے یہ خبر ملی انھوں نے کہا: توکل کے تین درجات ہیں: اول: شکایت ترک کر دینا، دوم: اللہ کی رضا سے راضی رہنا، سوم: محبت۔ ترک شکایت صبر کا درجہ ہے، رضا قلب کا ان تمام اشیا سے مطمئن ہونا جنھیں اللہ عزوجل نے اس کے لیے مقرر فرما دیا ہے اور یہ پہلے درجہ سے اعلیٰ ہے اور محبت یہ ہے کہ ان چیزوں سے محبت کرے جو اللہ عزوجل نے اس کے لیے متعین کیں ہیں، اول: زاہدین کے لیے، دوم: صادقین کے لیے اور سوم مرسلین کے لیے۔ (جامع العلوم لابن رجب: ۴۱۴۔)

حدیث: (۴۷) محمد بن عبداللہ بن جحش بیان کرتے ہیں کہ حضرت زینب و عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک دوسرے پر فخر کیا، حضرت زینب نے کہا: میں وہ ہوں جس کے نکاح کے سلسلہ میں آسمان سے وحی نازل ہوئی، حضرت عائشہ نے کہا: میں وہ ہوں کہ میرا عذر کتاب اللہ میں اترا، جب ابن معطل نے مجھے سواری پر سوار کیا تھا، حضرت زینب نے پوچھا: ان کے سوار کرتے وقت آپ نے کیا کہا تھا؟ انھوں نے کہا: اللہ میرے لیے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے، حضرت زینب نے کہا: آپ نے مومنوں کی بات کہی۔ (ابن جریر، تفسیر طبری: ۲۲/ ۱۱،

الاصابۃ: ٣ / ٧٨۔)

حدیث: (٤٨) ابن ابوحواری سے روایت ہے یہ کہتے ہیں کہ ابوسلیمان نے کہا: اگر ہم اللہ عزوجل پر کما حقہ توکل کرتے تو اینٹوں کی دیواریں نہ بناتے اور نہ ہی دروازہ پر قفل لگاتے۔ (الحلیۃ لابی نعیم: ٩ / ٢٥٦ بطریق عمر بن یحیٰ اسدی۔)

حدیث: (٤٩) راوی کہتے ہیں کہ زہیر البابی نے کہا: مجھے یہ کہنے کا حق نہیں کہ کہوں میں نے اللہ پر توکل کیا۔ (الحلیۃ لابی نعیم: ١ / ١٤٨ بطریق احمد بن عاصم۔)

حدیث: (٥٠) امام شعبی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ شتیر و مرزوق ایک ساتھ بیٹھے تھے، شتیر نے کہا: میں نے عبداللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ بحیثیت تفویض قرآن میں یہ آیت

"و من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ"

"جو اللہ عزوجل پر توکل کرلے اللہ اس کے لیے کافی رہے گا"۔ (طلاق: ٣) بڑی سخت ہے۔ حضرت مسروق نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ (ابن جریر، تفسیر طبری: ٢٨ / ٩٠، المعجم الکبیر: ٩ / ١٤٣۔)

حدیث: (٥١) حضرت عبداللہ کہتے ہیں: مجھے سعید بن محمد بن سعید عاقری نے یہ اشعار سنائے:

(١) جھوٹے نے سچ کہا جب کہ وہ سچا نہیں، حرص تو صرف بیوقوفی کا نام ہے۔

(٢) اللہ رب العزت نے اس دنیا میں اپنے علم سے محروم و مرزوق کے لیے امور مقرر کر دیا ہے۔

(٣) جب تم طلب کرو تو کسی انسان سے نہیں (جو خود محتاج ہے) اور جب تم توکل و بھروسہ کرو تو کسی مخلوق پر نہیں۔

(٤) جب تم توکل کرو تو اپنے رب پر مضبوط بھروسہ کرو۔

حدیث: (٥٢) حضرت حکیم بن جعفر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبد

اللہ براثی کو کہتے سنا کہ غلاموں میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا: اے شخص! اگر تم اپنے معاملہ کو اللہ کے سپرد کردو تو تمھارے لیے دو امور جمع ہو جائیں گے میں نے کہا: وہ کیا ہیں؟ انھوں نے کہا: (١) درپیش معاملات سے لاپرواہی (٢) اور بدن کی راحت جسے تم ہمیشہ طلب کرتے ہو تو اطاعت گزار بندے اور متوکل بندے کی حالت سے کون سی حالت بڑی ہے؟

اللہ عزوجل توکل کے سبب اس کے غم کو دور کردے گا اور اس کے بعد راحت عطا فرمائے گا۔ (تاریخ بغداد: ١٤ / ٤٠٣، ابن حاتم، الجرح والتعدیل: ٤ / ٢٠٣۔)

حدیث: (٥٣) محمد بن حسین سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر عابد کو کہتے سنا: میں نے انھیں مکہ میں قادم دیلمی کے پاس دیکھا وہ کہہ رہے تھے: اللہ عزوجل پر توکل کرو رزق تمھارے پاس بغیر محنت و مشقت کے پہنچے گا۔

حدیث: (٥٤) محمد بن حسین سے روایت ہے کہ احمد بن سہیل اردنی نے مجھ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ابوفروہ زاہد کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے مجھ سے خواب میں کہا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ متوکلین آرام پانے والے ہیں؟ میں نے کہا: (اللہ تم پر رحم فرمائے) یہ کیسے؟ انھوں نے کہا: دنیا کے غموں اور روز قیامت حساب کی سختیوں سے آرام پانے والے ہیں، ابوفروہ نے کہا: قسم بخدا! اس کے بعد میں نے رزق کی تاخیر اور اس کو جلدی طلب کرنے کا غم نہیں کیا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جو اللہ عزوجل پر کامل توکل کرلے اللہ اس کے تمام غموں سے کفایت کرے گا اور اس کو بھلائی و رزق پیش کرے گا اور اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: "و من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ" "جو اللہ پر توکل کرے تو وہ اسے کافی ہے بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے"۔

(الطلاق: ٢) (شعب الایمان: ١ / ق ٢٢٨۔)

حدیث: (٥٥) محمد بن حسین سے روایت ہے کہ مجھ سے ابراہیم بن زکریا قرشی نے حدیث بیان کی کہ میں ہذاب بصری کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک کہنے والے نے مجھ سے خواب

میں کہا: اے ہذاب! اس پر توکل کرو جس پر تم سے پہلے متوکلین نے کیا، کیوں کہ اللہ عزوجل اپنی ذات پر توکل کرنے والوں کو دوسروں کے سپرد نہیں فرماتا۔

حدیث: (۵۶) حضرت ابوجلد سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک عجمی شخص مجھ سے ملا اور اس نے مجھ سے بادشاہ اور اس کے ذریعہ لاحق ہونے والے مظالم کی شکایت کی تو میں نے اس سے کہا: کیا میں ایسے معاملہ کی طرف تمھاری رہنمائی نہ کروں کہ اگر تم اسے اپنالو اور اس کے ماسوا کو ترک کردو تو بادشاہ اور اس کے علاوہ تمام لوگوں کی تکلیفوں سے محفوظ رہو گے۔ اس عجمی نے کہا: کیوں نہیں آگاہ فرمائیں، میں نے کہا: اپنے اہل کی طرف لوٹ جاؤ اور اپنے تمام معاملات میں اللہ پر توکل کرو یقیناً اگر تم نے ایسا کیا تو وہ چیزیں پالو گے جو میں نے تم سے بیان کیں، ابوجلد کہتے ہیں کہ اس کے بعد دوبارہ مجھ سے اس کی ملاقات ہوئی تو وہ میرا شکریہ ادا کرنے لگا اور کہا کہ قسم بخدا اس دن میں اپنے اہل کی طرف لوٹا اور اللہ عزوجل پر توکل کیا یہاں تک کہ تمام محبوب چیزیں مجھے مل گئیں۔

حدیث: (۵۷) حضرت محمد بن سلام جمحی سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ایک شخص ربیع بن عبدالرحمن کے پاس آیا اور ان سے اپنی ایک حاجت کے سلسلے میں امیر سے بات کرنے کی درخواست کی تو ربیع نے روتے ہوئے کہا: اے میرے بھائی! اپنے معاملات میں اللہ رب العزت کی طرف رجوع کرو تم بہت جلد اسے اپنے قریب پالو گے، کیوں کہ میں نے کسی سے اپنے معاملے میں مدد نہ طلب کی سوائے اللہ عزوجل کے، اس شخص کے لیے مہربانی اور قریب پایا جس نے اس کی طرف رجوع کیا اور اس پر توکل کیا۔

حدیث: (۵۸) روایت ہے کہ شہرازد کے ایک شیخ سے کہ ایک شخص حضرت وہب بن منبہ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے ایسی چیزیں بتائیں کہ اللہ عزوجل اس سے مجھے نفع عطا کرے، آپ نے فرمایا: کثرت سے موت یاد کرو، اپنی آرزو اور امید کم کردو اور تیسری خصلت یہ ہے اگر تم اسے پالو تو انتہائی درجہ کو پہنچ جاؤ گے اور عبادت میں کامیاب ہو جاؤ گے، اس شخص نے کہا:

وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: توکل علی اللہ۔ (الخطیب، جزء منتخب من الزہد والرقاق۔)

حدیث: (۵۹) ابوعباس محمد بن یحییٰ کہتے ہیں کہ قبیلہ حیرہ کا ایک فرد ایک عالم کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں مکہ معظّمہ جانے کا قصد رکھتا ہوں، کیا میں نکل جاؤں اور توکل کروں؟ آپ نے فرمایا: اگر تم توکل کا ارادہ رکھتے تو ضرور نکل جاتے اور مجھ سے نہ پوچھتے۔

حدیث: (۶۰) عقبہ بن ابوزینب سے روایت ہے انھوں نے کہا: توریت شریف میں لکھا ہے: ابن آدم پر توکل اور بھروسہ نہ کرو کیوں کہ اس کے لیے ثبات و پائیداری نہیں ہے لیکن اللہ عزوجل پر توکل کرو جو حی ہے، جسے کبھی موت نہیں آئے گی۔

(شعب الایمان: ۱/ ق ۲۲۹ بطریق مصنف۔)

حدیث: (۶۱) یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے انھوں نے کہا: توریت میں لکھا ہے: ملعون ہے وہ شخص جو اپنے جیسے انسان پر بھروسہ کرے۔ (التھذیب: ۳/ ۲۸۸، ۲۹۰۔)

تمام تعریفیں اللہ یکتا کے لیے اور درود وسلام اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر، اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کافی ہے اور کارساز ہے۔